کا انکار سنت کا مذاق، قرآن میں تحریف، حدیث میں تلبیس، سیرت سے فرار صحابہ کرام ؓ پر سرِ بازار تبرّیٰ و زبان درازی علماء کو گالیاں اور اسلام کو فرسودہ قرار دینا معمول ہو گیا ہے۔ ارباب اختیار نے فیصلہ کر لیا ہے کہ یہاں ہر دینی قدر کو پامال یا کم از کم مسخ در کرد یا جائے ثقافت و تہذیب کے نام پر ذرائع ابلاغ سے اپنی نہیں لوگوں کی بیٹیوں کی نمائش کر کے قومی تماش بینوں اور بے غیرتوں کی تعداد میں زیادہ سے زیادہ اضافہ کیا جائے۔ یہ ملک قلم فروش صحافیوں بے ضمیر ادیبوں شاعروں اور دانشوروں، حرم فروش واعظوں، تہذیبی میراثیوں کنجروں، بھڑوؤں، شہدوں اور لفنگوں کے حوالے کر دیا گیا ہے قوم کو قانوناً مجبور کیا جا رہا ہے کہ وہ ان کا احترام کرے۔ بیوروکریسی نے انہی لوگوں کو معززین شہر کی فہرست میں مستقل طور پر شامل کر لیا ہے۔ چند خاندان اس ملک پر ہمیشہ ہمیشہ کیلئے مسلط کر کے مقتدر بنا دیئے گئے حزب اقتدار ہو یا حزب مخالف آپکو یہی خاندان جلوہ افروز دکھائی دیں گے۔

من حیث المجموع زندگی کے تمام شعبوں میں خرابی اور بدعنوانی پیدا ہو چکی ہے تحریک آزادی اور تحریک پاکستان کے سپہ سالاروں اور جانباز سپاہیوں نے جو خواب دیکھے تھے وہ بکھر کر رہ گئے ہیں۔ یہ نتیجہ ہے دین فطرت " اسلام سے روگردانی اور بغاوت کا مغربی جمہوری نظام کو قبول کرنے اور اللہ سے کئے ہوئے وعدوں سے انحراف کا جس نظام ریاست کو یہاں قبول کیا گیا ہے وہ غیر فطری ہے اور اس سے آپ کبھی کوئی اچھا نتیجہ نہیں نکال سکتے۔ جتنی بھی خرابیاں پیدا ہوئی ہیں وہ اس نظام کا منطقی نتیجہ ہیں۔ اسلام کا نام لینے والی جماعتیں نفاذِ اسلام کیلئے تو متحد نہ ہوئیں مگر حصولِ اقتدار کی قدرِ مشترک پر دین دشمنوں کے ساتھ ایک میز پر اکٹھی ہیں ان خرابیوں اور بداعمالیوں کے راج میں بہتر نتائج نہ ملنے پر غم زدہ ہونا خود اپنے آپ کو دھوکہ دینے کے مترادف ہے

اُجاڑ موسم میں ریت دھرتی پہ فصل بوئی تھی چاندنی کی
اب اُس میں اُگنے لگے اندھیرے تو کیا جی میں کیسا ملال رکھنا

آؤ! دین کا نام لینے والو اقتدار ہماری منزل نہیں ہمارا سب سے پہلا قدم معاشرہ میں موجود خرابیوں کا خاتمہ ہے۔ "متحدہ اپوزیشن" ہماری منزل نہیں ہماری منزل "متحدہ دینی قوت" ہے۔ اسی اجتماعی دینی قوت سے ہمیں تمام دین دشمن قوتوں کا خاتمہ کرنا ہے۔ آؤ! اپنی اناؤں، شخصیتوں، ذاتی مفادات اور خود ساختہ مصلحتوں کے حصار کو توڑ کر میدان میں نکلیں اور نفاذِ دین کی قدرِ مشترک پر متحد ہو کر اس طاغوتی نظام کا ٹاٹ ہمیشہ کیلئے لپیٹ دیں ۵

یہ ہے دامن یہ ہے گریباں آؤ کوئی کام کریں
موسم کا منہ تکتے رہنا کام نہیں دیوانوں کا

حکیم محمود احمد ظفر (سیالکوٹ)

سیدنا مروان بن الحکم رضی اللہ عنہم قسط [۱]

ایک مظلوم ترین شخصیت

سیدنا مروان بن الحکم رضؓ خلیفہ ثالث امیر المؤمنین سیدنا عثمان بن عفانؓ کے چچا زاد بھائی تھے۔ آپ کی والدہ آمنہ بنت علقمہ بن صفوان تھیں۔ ان کی کنیت ام عثمان تھی (تہذیب التہذیب جلد ۱۰ ص ۹۱) آپ کے والد حکم بن ابی العاص رضؓ فتح مکہ کے روز مسلمان ہوئے۔ سیدنا مروان رضؓ اُس وقت بچے تھے، کیونکہ سیدنا مروان رضؓ سنہ ۲ھ میں پیدا ہوئے تھے۔ اس لحاظ سے فتح مکہ کے وقت آپ کی عمر چھ سال تھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے انتقال کے وقت آٹھ سال۔ (الاصابہ جلد ۳ ص ۴۷۷، استیعاب جلد ۳ ص ۴۲۵، تہذیب التہذیب جلد ۱۰ ص ۹۱)

بعض روایات میں ہے کہ سیدنا مروان رضؓ کے والد حکم بن ابی العاصؓ کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض ناشائستہ حرکات کی وجہ سے طائف جلا وطن کر دیا تھا۔ لیکن یہ روایت درایت اور روایت کے اصولوں کے بالکل خلاف ہونے کی وجہ سے غلط ہے کیونکہ اس واقعہ کی تمام اسناد منقطع ہیں کسی صحابیٔ رسول نے اس واقعہ کو نقل نہیں کیا اور نہ ہی معتبر تواریخ میں اس کا کوئی اتا پتا ملتا ہے، علامہ ابنِ عبدالبر رحؒ نے بھی اس واقعہ کو بغیر کسی سند کے نقل کیا ہے۔ (ملاحظہ ہو الاستیعاب جلد ۱ ص ۳۱۱) ابنِ اثیر اور ابنِ قتیبہ نے بھی حکم رضؓ کی جلا وطنی کی روایت کو بغیر کسی سند ہی کے نقل کیا ہے۔ (ملاحظہ ہو اسد الغابہ جلد ۲ ص ۳۴، کتاب المعارف ص ۱۵۴) علامہ بلاذری نے جو سند اس واقعہ کی نقل کی ہے اس میں کذاب اور مجہول راوی ہیں اور ایسے راوی بھی ہیں جو رافضی اور شیعہ ہیں۔ (ملاحظہ ہو انساب الاشراف جلد ۵ ص ۲۷)

اسی وجہ سے شیخ الاسلام علامہ ابنِ تیمیہ رحؒ اس واقعہ کے بارہ میں لکھتے ہیں :

كثير من اهل العلم ينكر ذالك ويقول انه ذهب باختياره و ان نفيه ليس له اسناد

اکثر اہلِ علم نے اس واقعہ کی صحت سے انکار کیا ہے اور وہ کہتے ہیں کہ وہ اپنی مرضی سے طائف گئے تھے اور اُنکی جلا وطنی کے واقعہ کی کوئی سند بھی نہیں ہے۔ (منہاج السنۃ ۳ ص ۱۸۹)

بنو امیہ اور اُن کے افراد کو بدنام کرنے کے لئے مخالفین نے جیسی اور روایات وضع کیں ویسے ہی یہ روایت بھی گھڑ لی ہے۔ جلا وطنی کی یہ روایت صحیح کیسے ہو سکتی ہے، کیونکہ واقعات اسکی تردید کرتے ہیں، چنانچہ شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ ہی نے لکھا ہے کہ ان کے والد حکم نے سب لوگوں کے ساتھ حجۃ الوداع میں شرکت بھی کی ہے اور حجۃ الوداع کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس جہان فانی میں چند روز ہی رہے ہیں۔ ان ایام میں آپ نے انہیں جلا وطن نہیں کیا اور ابن سعد نے تو صاف لکھا ہے کہ وہ فتح مکہ کے بعد مکہ ہی میں سیدنا عثمان رضؓ کی خلافت تک مقیم رہے۔

(طبقات جلد ۵ صـ۳۳۱)

بعض لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مروان بن الحکم رضؓ کے والد کے لئے بد دعا اور لعنت کی تھی۔ لیکن ابن حجر عسقلانیؒ نے اسکی تردید کی ہے۔ چنانچہ انہوں نے ابن السکن کے حوالے سے لکھا ہے :

حکم پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بد دُعا کرنا ثابت نہیں ہے۔ (اصابہ جلد ا صـ۳۴۵)

ابن اثیر اور دوسرے کئی ایک مؤرخین نے سیدہ عائشہ سلام اللہ علیہا سے ایک روایت نقل کی ہے بلکہ بخاری میں بھی یہ روایت ہے کہ جب سیدنا مروان رضؓ نے اکابر مدینہ کو جمع کر کے یزید بن معاویہ رضؓ کی ولی عہدی کی بات اُن کے سامنے پیش کی تو پُورے اجتماع میں سیدنا عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضؓ نے کوئی چبھتی ہوئی بات کہی جس پر مروان رضؓ کو غصہ آ گیا اور سیدنا عبدالرحمٰن رضؓ اس اجتماع کو چھوڑ کر چلے گئے (بخاری جلد ۲ صـ۷۱۵) تو سیدہ عائشہ رضؓ نے سیدنا مروان رضؓ کو مخاطب کر کے کہا :

یا مروان ! فاشهد ان رسول الله صلی الله علیه وسلم لعن اباک و انت فی صلبه

اے مروان ! میں اس بات کی گواہی دیتی ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیرے باپ پر لعنت فرمائی تھی جب کہ تو اُسکی پیٹھ میں تھا۔ (اسد الغابہ جلد ۲ صـ۳۴)

یہ روایت مندرجہ ذیل وجوہات کی بناء پر غلط ہے :

۱۔ روایت میں سیدہ عائشہ رضؓ گواہی دے رہی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم رضؓ پر لعنت کی تھی۔ سیدہ عائشہ سلام اللہ علیہا بعثت سے پانچ چھے سال بعد پیدا ہوئیں، ہجرتِ نبوی کے وقت ان کی عمر چھے سات سال تھی۔ روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم رضؓ پر لعنت اس وقت کی جب مروان رضؓ ابھی پیدا نہیں ہوئے تھے جیسا کہ مستدرک حاکم میں ہے :

لعن (رسول الله صلی الله علیه وسلم) ابا مروان و مروان فی صلبه

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مروان کے والد حکم پر لعنت کی جبکہ مروان ابھی انکی صلب میں تھے۔

(مستدرک حاکم جلد ۴ صفحہ ۴۸۱)

روایات سے ظاہر ہے کہ مروان رض ۲ھ میں پیدا ہوئے۔ معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے حکم رض پر لعنت ہجرت سے قبل ہی فرمائی ہوگی۔ اور ہجرت سے پہلے سیدہ عائشہ سلام اللہ علیہا کی عمر ہی کتنی تھی کہ وہ اس واقعہ کی گواہی دے رہی ہیں۔

۲۔ ایسی تمام روایات جن میں حکم رض پر لعنت کے الفاظ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب منسوب کر کے منقول ہیں یا تو مجہول اور کذاب راویوں سے منقول ہیں یا وہ روایات منقطع ہیں۔

(ملاحظہ ہو تلخیص مستدرک حاکم جلد ۴ صفحہ ۴۸۱، میزان الاعتدال ذہبی جلد ۱ تحت احمد بن محمد الرشیدینی)

۳۔ بخاری اور رجال کی بعض کتابوں[1] میں سیدنا عبدالرحمٰن بن ابی بکر رض سیدنا مروان رض کے مابین گفتگو میں لعن طعن کے الفاظ بالکل مذکور نہیں ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ لعن طعن کے الفاظ بعد کے وضع کردہ ہیں، اور جن روایات میں لعن کے الفاظ ہیں وہ سیدہ عائشہ کی زبان سے ہیں اور ایسی روایات صحیح نہیں ہیں، چنانچہ علامہ ابن کثیر ایسی روایات کے بارہ میں فرماتے ہیں:

جن روایات میں یہ مروی ہے کہ سیدہ عائشہ رض نے مروان رض کو زجر و توبیخ کی اور ایک ایسی خبر دی جس میں اُن کے لئے اور اُن کے والد کے لئے مذمت کے الفاظ مرقوم ہیں وہ صحیح نہیں ہیں۔

(البدایۃ والنہایۃ جلد ۸ صفحہ ۸۹)

۴۔ یہ بات سیدہ عائشہ رض نے اُس وقت بیان فرمائی جب یزید کی ولی عہدی کا معاملہ سیدنا مروان رض نے اکابر صحابہ کے سامنے پیش کیا۔ اور یزید کی ولی عہدی کا واقعہ ۵۶ھ میں پیش آیا (طبری جلد ۴ صفحہ ۲۲۴) بلکہ مسعودی نے تو ۵۹ھ میں لکھا (مروج الذہب جلد ۳ صفحہ ۳۶، ۳۷) اور سیدنا عبدالرحمٰن کی وفات ۵۳ھ میں ہو چکی تھی وہ تو اس واقعہ کے وقت زندہ نہیں تھے (ملاحظہ ہو مستدرک حاکم جلد ۳ صفحہ ۴۷۵، المعارف لابن قتیبہ صفحہ ۲۶، تہذیب جلد ۶ صفحہ ۱۴۷)

لہٰذا اس روایت سے مروان رض اور اُن کے والد پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بددعا اور لعنت ثابت نہیں ہو سکتی۔

---

[1] ملاحظہ ہو البدایۃ والنہایۃ جلد ۸ صفحہ ۸۹، الاصابہ جلد ۲ صفحہ ۴۰۸، الاصابہ جلد ۱ صفحہ ۳۴۵ وغیرہم)